۲۔التساخین: لغت میں یہ "سخن" سے مشتق ہے جس کا معنی ہے ''گرم ہونا'' اور تساخین کے درج ذیل معانی ہیں: ہانڈیاں، موزے، ایک قسم کی عالمانہ چادر۔(المنجد۔المصباح)

اصطلاح میں تساخین: پاؤں کا وہ لباس ہے جس کے ذریعے پاؤں کو سردی سے بچایا جا سکے۔خواہ چرمی ہو، اونی ہو یا سوتی۔(ابن رسلان فی صلاة الرسول مع القول المقبول:۲۱۱)

۳۔النعل: ''جوتا'' یہ پاؤں میں پہنا جاتا ہے اور ٹخنوں سے اوپر تک لمبا نہیں ہوتا۔(معجم لغة الفقهاء) نیز ہر وہ چیز جس کے ذریعے پیروں کو بچایا جائے۔(مصباح اللغات) اردو میں اس سے مراد جوتی، کفش اور پاپوش وغیرہ ہے۔(علمی اردو لغت، المنجد ۱ ٤)

۴۔ جرموق: لغوی تعریف: یہ فارسی کے لفظ: ''شرموزہ'' کا معرب ہے، اس سے مراد وہ موزہ ہے جو کسی اور موزے کی حفاظت کے لیے اوپر پہنا جاتا ہے، عوام اسے کاموش کہتے ہیں۔(المعجم الوسیط ترتیب القاموس المحیط، معجم لغة الفقهاء ،المنجد)

۵۔ موق: لغت میں اس کے معانی بے وقوفی، پروالی چیونٹی اور گوشہ چشم وغیرہ بھی ملتے ہیں، یہ لفظ فارسی سے لیا گیا ہے یہاں اس سے مراد: موٹا موزہ ہے جو باریک کے اوپر پہنا جاتا ہے۔(النهاية. المنجد)

(جاری ہے)

❁❁❁❁❁❁❁

مولانا یعقوب عزیزؒ کی یاد میں

راشد صدیقی

ہوگئے ہم سے جدا مرحوم یعقوبِ عزیزؒ — خادم علمائے دین تھا اپنا یعقوبِ عزیزؒ
یا الٰہی بخشِ دینا لغزشِ ہر دل عزیز — قابلِ فردوس کرنا روحِ یعقوبِ عزیزؒ
پیکرِ اخلاص تھا وہ غم گسارِ ہر ضعیف — غم زدہ چھوڑ کر گیا ہے جانبِ ربّ عزیز

وصال پائی ہے بارہ دس سنہ چودہ سو چھبیس میں — الٰہی تو رحم فرما! سخی تھے اپنی یاری میں
امانت اٹھ گئی گھر کی شفا خانے میں لاہور کے — سفر تھا ان کا عجلت میں ہوئے مدفون غواری میں
رشید تو کب تلک لکھتے رہو گے مرثیہ ان کا — اسی دارالبقا میں تو نے بھی جانا ہے باری میں

❁❁❁❁❁❁❁

علم وآگہی، قسط: 2

تعلیم انسان کازیور

گلزارحسین مظاہری

تعلیم کی ترویج میں مسلمانوں کا کردار:

اسلام کا ظہور اس خطہ ارض میں ہوا جہاں کے رہنے والے انسان محبت ، اخوت ، رواداری ، عدل وانصاف ، حسن سلوک ، احترام انسانیت ، حق گوئی ، اتحاد ، معرفت الٰہی ، اور توحید کی دولت سے نا آشنا تھے ۔ یوں اس غیر مہذب معاشرے میں رسول اللہ ﷺ کو نبوت کا اعلیٰ منصب اس اعلان کے ساتھ سونپا گیا﴿ اقرأ باسم ربک الذی خلق ۞ خلق الانسان من علق ۞ اقرأ وربک الاکرم ۞ الذی علم بالقلم ۞ علم الانسان مالم یعلم ۞﴾ (العلق: ١ - ٥) ''اپنے پروردگار کے نام سے پڑھ جس نے تمہیں پیدا کیا ، جس نے انسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا کیا ، پڑھ اور تیرا پروردگار بڑا کریم ہے جس نے قلم کے ذریعے علم سکھایا ۔ انسان کو وہ کچھ سکھایا جو وہ جانتا نہ تھا ۔''

دین اسلام نے جو قیامت تک کے انسانوں کیلئے ہدایت کا دائمی وسیلہ ہے ، لفظ (اقــرأ) ''پڑھ'' کے ساتھ انسانیت کی اصلاح شروع کردی ۔ الغرض علم کا حصول ہی انسان کی دنیا وآخرت میں فلاح کا واحد ذریعہ ہے ۔

اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ پر حالات وواقعات کے مطابق وحی نازل کی ۔ آپ ﷺ نے اصحاب کرام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا کہ وہ وحی کا اندراج کرلیں ۔ چنانچہ اصحاب رسول ﷺ انہیں کھجور کے پتوں ، چمڑوں اور پتھروں پر لکھا کرتے تھے تاکہ اللہ کی طرف سے نازل کردہ قیمتی علم ضائع نہ ہو ۔

نبی رحمت ﷺ اور آپ کے اصحاب نے ہمیشہ علم کی ترویج میں اہم کردار ادا کیا ۔ جس کی واضح مثال اسلام کی پہلی درس گاہ ہے جسے ''صفہ'' کہا جاتا تھا☆ ۔ یہ مسجد نبوی کا صحن تھا ۔ جس میں بے سروسامان مہاجرین قیام کرتے تھے اور تمام دنیاوی تعلقات سے آزاد ہوکر شب وروز حصول علم میں مصروف رہتے تھے ۔

☆ ''صـــفّــــہ'' مسجد نبوی کا چبوترا تھا ، جہاں غریب مہاجرین ؓ قیام کرتے تھے اور کسی قسم کا ذریعہ معاش نہ ہونے کی وجہ سے انہیں حصول علم دین اور رسول اللہ ﷺ کی تربیت سے بہرہ ور ہونے کا خوب موقع میسر آتا تھا ۔ جبکہ رشتہ مؤاخات سے جڑے ہوئے مہاجرین ؓ اور عام انصاریوں ؓ نے بھی حصول علم اور تزکیہ نفس کا بہت اہتمام فرمایا ۔ بہر حال تعلیم دین تو ابتدائے دعوتِ توحید کے ساتھ ہی مکہ مکرمہ میں شروع ہوچکی تھی ۔ لہٰذا ''صفہ'' کو اسلام کی ''پہلی درسگاہ'' قرار دینا محل نظر ہے ۔ ہاں ''دار الأرقم'' پر اس نام کا اطلاق کیا جاسکتا ہے ۔ (عبدالوہاب خان)

دین اسلام، انسانوں کو دنیوی علوم کے حصول پر بھی زور دیتا ہے ۔قرآن مجید میں ارشاد ہے ﴿وعلّم ادم الأسماء كلها﴾ ''اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو ''الأسماء'' کی تعلیم دی۔ (البقرة: ۳۱) مفسر قرآن مولانا صلاح الدین یوسف اس حوالے سے لکھتے ہیں کہ ان اسماء سے مراد مسمیات (اشخاص واشیاء) کے نام اوران کے خواص وصفات ہیں، جو اللہ تعالیٰ نے القاء والہام کے ذریعے حضرت آدم کو سکھلا دیے اس طرح اللہ تعالیٰ نے دنیا کا نظام چلانے کیلئے علم کی اہمیت وفضیلت ظاہر فرما دی جو کہ جدید طبعی علوم مثلاً فزکس، کیمیا اور ارضیات وغیرہ کے وجود میں آنے کا سبب بنا۔''

اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤدؑ کو زرہ بنانے کا علم عطا کیا جو کہ جدید سامان حرب اور اسلحہ سازی کی طرف ایک اہم قدم تھا۔ حضرت نوح کو کشتی سازی کی تعلیم دی جو جدید انجینئرنگ ٹیکنالوجی کی بنیاد تھی۔ حضرت عیسیٰ کو جو معجزہ بخشا گیا اس میں اندھوں اور برص کی بیماریوں کا علاج شامل تھا۔ نبی کریم ﷺ نے زید بن ثابت کو حکم دیا کہ وہ عبرانی زبان بھی سیکھ لیں اس حوالے سے یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ آپ ﷺ نے جنگ بدر کے تعلیم یافتہ قیدیوں کو بطور فدیہ دس دس مسلمان بچوں کو لکھنا پڑھنا سکھانے کا حکم دیا۔

علم وحکمت اور تہذیب وتمدن سے بھرپور دین ''اسلام'' نے آہستہ آہستہ پورے آب وتاب کے ساتھ جزیرۃ العرب سے نکل کر دنیا کے مختلف گوشوں میں پھیلنا شروع کیا اور جاہل معاشروں کو علم کا نور عطا کیا۔ اس طرح اسلام مشرق میں سندھ اور چینی ترکستان تک اور مغرب میں اندلس تک پھیل گیا۔

مسلمانوں نے اپنے بہترین علم وفضل اور حکمت ودانائی سے پہلی بار منظم انداز میں بیت المال، ٹیکس، محتاجوں کی اعانت، فوجی تربیت، معاشی نظام، تجارتی نظام اور نظام پولیس وغیرہ رائج کر دیا جو کہ خلفائے راشدین کے دور سے لیکر برصغیر پاک وہند میں مغلیہ دور تک مسلمانوں کے عروج کا سبب بنا رہا۔

600 سے 1500ء تک کا دور ''زمانہ دریافت'' (AGE OF DISCOVERY) کہلاتا ہے۔ اس دور میں مسلمانوں نے ترقی وخوشحالی کے نئے نئے راستے تلاش کر لیے، جدید سائنسی علوم کی بنیاد رکھی۔ اسلامی حکومتوں نے تحقیق (RESEARCH) کی بھرپور حوصلہ افزائی کی۔ یوں بہت سے نامور مسلمان سائنسدانوں نے جنم لیا، جن میں سے بیشتر عالم دین بھی تھے۔ ان نامور سائنسدانوں نے جدید علوم کے ہر شعبے میں کارہائے نمایاں انجام دیے۔ ان میں البیرونی (بہت بڑے ریاضی دان)، بوعلی سینا (ماہر حیاتیات) جنہوں نے (القانون في الطب والشفاء) لکھی، الخوارزمی (ماہر الجبرا، ماہر فلکیات اور ریاضی دان)، ابن النفیس (انہوں نے نظام دوران خون پر بحث کی)، جابر بن حیان (بابائے کیمیا اور ماہر